Lesson 6: Al-Maidah (Ayaat 51 - 66): Day 19

سُوْرَةُ المَائدة کی تفسیر

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

اے ایمان والو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناناوہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ ان ہی میں سے ہو گا۔یقیناًاللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے ان لوگوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں۔(۵۱)

یہاں سے سبق کا آغاز ہے۔اس آیت کا تعلق پیچھے والی آیت سے ہے۔ آیت 50 میں فرمایا گیا تھا کہ " تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں ان کے ہاں اللہ سے بہتر اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں(۵۰)"

یعنی اسلام پر ہونے کے باوجود یہ جاہلیت پر رہنا پسند کرتے ہیں؟ یہاں اللہ تعالیٰ وجہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ عموماً جاہلیت پر رہنا کیوں پسند کرتے ہیں؟ یاد رہے یہاں جاہلیت سے مراد یہ نہیں کہ کسی کو پڑھنا لکھنا نہ آتا ہو یا کوئی سکول کالج نہ گیا ہو۔ غیر مہذب ہونا یا اسلام پر نہ ہونا جاہلیت ہے۔

جو لوگ نام کے تو مسلمان ہوں لیکن جن کے طور طریقے اور رہن سہن مسلمانوں جیسا نہ ہو۔وہ جاہل ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا ۔۔ اللہ تعالیٰ بہت پیار سے ایمان والوں سے مخاطب ہیں۔اگر ہمیں اس لفظ کی مٹھاس سمجھ آ جائے تو ہم واقعی میں ایمان والے بن جائیں۔

یہود اور ہنود کے طور طریقے ایک جیسے ہیں۔ یہود اور ہنود سود کے کاروبار کرتے ہیں۔ دونوں نے بچھڑے کی پوجا کی۔ یہود کا بخل زبان زدِ عام ہے تو ہندو بنئے کا بخل بھی مشہور ہے۔

سب انسان برابر ہیں لیکن اگر اللہ نے ہمیں اُن سے گہری دوستی سے منع کیا ہے تو اُس کی وجہ وہ انسان نہیں بلکہ اُن کے جاہلیت والے کام ہیں۔ اللہ اِن یہود، ہنود اور نصاریٰ کا دشمن نہیں ہے۔ اِن سے تعلقات رکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہ کہ دوستی میں کام بھی اُن جیسے کرنے لگیں۔

کوئی مسلمان جب غیر مسلموں کے ساتھ اُٹھے بیٹھے گا تو غیر مسلموں جیسے طور طریقے اپنائے گا۔ اگر وہی رسم ورواج اور رہن سہن نقل کرے گا تو اُن کے رنگ ڈھنگ اختیار کرلے گا۔

اسلام ہمیں دوٹوک انداز سے سمجھا رہا ہے کہ یہود، ہنود اور نصاریٰ جیسے کام نہ کرنا۔

"۔۔ اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ ان ہی میں سے ہو گا۔۔"

اللہ ایمان والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ ہم اُن جیسے جاہلیت والے کام نہ کریں۔

اگر ہم آج اس اُصول پر عمل کریں تو" لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ "ولایت والی دوستی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ آج خاص طور پر میڈیا پر اِن کو دیکھ کر کچھ لوگ متاثر ہو جاتے ہیں۔ پھر مرد بھی اُن خواتین کو دیکھ کر متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات گھریلو زندگی میں فساد کا خدشہ ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

یہود، ہنود اور نصاریٰ ہمارے دوست نہیں ہیں۔"۔ اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ ان ہی میں سے ہو گا۔۔"جو بھی ان سے گہری دوستی کرے گا اِن جیسا ہو جائے گا۔

ایک حدیثؐ کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ جو کسی قوم کی نقل کرتا ہے یعنی مماثلت اختیار کرتا ہے وہ انہی جیسا ہے۔ یعنی انہی میں سے ہے۔

ایک اور حدیثِ رسولؐ ہے کہ "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔"

دوستی کرتے وقت سوچ لو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔ یعنی دوستی کروگے تو اُن جیسے ہو جاؤ گے۔

ایک مطلب یہ بھی ہے۔ کہ جاؤ پھر تم بھی انہی جیسے ہو۔ یا بعض اوقات کسی پر غصّہ ہو تو ہم کہتے ہیں جاؤ پھر اُن کے ساتھ ہی رہو۔ یعنی یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی کرینگے تو اللہ کو ناراض کرینگے۔ دوسرا یہود، ہنود اور نصاریٰ کے ساتھ رہ کر اُن کا رنگ بھی چڑھے گا۔

جب تک مسلمان ایسے گروہوں سے دُور رہے تو مسلمانوں کی تہذیب اور اخلاق محفوظ رہے۔ جب غیر مسلموں سے دوستیاں ہونے لگیں۔ تعلقات بڑھے تو اِن کے رنگ بھی مسلمانوں پر چڑھنے لگے۔ حتیٰ کے مسلمانوں سے اقتدار بھی چِھن گیا۔

اللہ نے انسانوں کے ساتھ تعلقات کی حدود و قیود بنائی ہیں۔ ہم جب عام تعلقات سے آگے بڑھ کر غیر مسلمانوں کو ولایت کے درجے پر لاتے ہیں۔ تو اُن جیسے بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر نقصان ایسے لوگوں کا ہی ہوتا ہے۔

لیکن جن کے دلوں میں بیماری ہے؛؛

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

نٰدِمِیْنَ ؕ ﴿۵۲﴾ اِسی لیے تم ایسے لوگوں کو جن کے دل میں مرض ہے دیکھتے ہو کہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھستے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اندیشہ ہے کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑ جائے سو قریب امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل فتح کا ظہور فرمادے یا کسی اور بات کا خاص اپنی طرف سے پھر وہ اپنے پوشیدہ دلی خیالات پر نادم ہونگے (۵۲)۔

یعنی جن کے دِل صاف نہیں ہیں وہ بھاگ بھاگ کر غیر مسلموں کے پاس جاتے ہیں۔

مدینہ میں لوگوں کی یہود و نصاریٰ سے دوستیاں تھیں۔ کچھ لوگ خاص طور پر یہود پر اعتبار بھی کرتے تھے۔ اور کچھ لوگ ابھی کنفیوزڈ بھی تھے کہ یہود سے دوستی رکھیں یا نہیں۔ کچھ کہتے کہ ہم نے یہود سے اس لئے دوستی رکھی ہے کہ شاید ہمیں اِن کی مدد کی ضرورت پڑے۔ کچھ لوگ ابھی دِل سے پکّے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جن لوگوں کو اسلام کی حقانیت کا یقین نہیں تھا وہ اس لئے یہود و نصاریٰ سے بھی دوستی رکھتے تھے۔

ایسے لوگ اسلام سے ہمدردی تو رکھتے تھے۔ لیکن اُن کا اُٹھنا بیٹھنا یہود کے ساتھ تھا۔

ایسے وقت میں لوگ دونوں طرف دوستیاں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی کچھ مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ وہ یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھے ہوئے ہیں کہ ہم اِن سے بھی مدد لیتے ہیں۔ حالانکہ اُنہیں اللہ پر بھروسہ ہونا چاہئیے۔

جب بھی کوئی تحریک چلتی ہے۔ لیکن ابھی مستقبل واضع نہیں ہوتا۔ تو کچھ لوگ غیر مسلموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کے بارے میں شکوک کا شکار ہوتے ہیں۔

"۔۔ پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر [بے طرح] نادم ہونے لگیں گے۔۔۔"

یعنی منافق یہ سوچے بیٹھے ہیں کہ اسلام کو فتح نہیں ہو گی۔ لیکن پھر جب مسلمان کامیاب ہو گئے تو پھر شرمندہ پھر رہے ہونگے۔ انہیں اللہ کے نبیؐ کا ساتھ دینا چاہیئے تھا۔

ہم یہود، نصاریٰ اور اسلام کے بارے میں بار بار پڑھتے ہیں۔ جب ہمیں یقین ہو گیا کہ اسلام حق اور سچ ہے تو پھر ہم اس کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

ہر دور کا ابو بکرؓ اور عمرؓ الگ ہو گا۔ اللہ مخلص لوگوں سے دین کی خدمت کے کام لے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ یااللہ تو ہمیں قبول فرمالے۔ آمین۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور مسلمان لوگ کہیں گے ارے کیا یہ وہی لوگ ہیں کہ بڑے مبالغہ سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں ان لوگوں کی ساری کاروائیاں غارت گئیں جس سے یہ ناکام رہے۔(۵۳)

یعنی قسمیں کھاتے تھے کہ ہم اللہ کے نبیؐ کے ساتھ ہیں۔ یہ صرف جھوٹی قسمیں کھاتے تھے۔

جب اسلام کو ان کی ضرورت تھی لیکن یہ پیچھے بیٹھے رہے۔ یہ ناکام ہو گئے۔ اللہ نے منافقین کو ناکام قرار دیا۔ ان کی ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔ (یااللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ آمین)

یہ مثال ایسے ہی ہے کہ جب پوری ٹیم کھیلنے کے لئے گئی یا جنگ کے لئے گئی۔ لیکن کچھ لوگ پیچھے بیٹھے رہے۔ یا ڈر کر بیٹھے رہے۔ تو جب وہ ٹیم جیت کر واپس آئے گی۔ چاہے کسی نے زیادہ کوشش کی یا کم، تو جیت ساری ٹیم کی ہو گی۔ لیکن جو لوگ ساتھ نہیں گئے وہ خسارے میں رہے۔

اب اگر تو کوئی شرمندہ ہو گیا، جس نے توبہ کر لی۔ تو اللہ اُس کو خسارے سے بچا لے گا۔

کوئی خسارہ ایک دم نہیں ہوتا۔ اُن کو دھمکی دی گئی ہے؛

اللہ پھر بھی اُن کو ایمان والے کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر تیز ہونگے کافروں پر جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کرینگے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں۔ (۵۴)

یعنی اللہ ایسے لوگ لے آئے گا جن کی خوبیاں یہ ہونگی۔

1. جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی

2. اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی

3. مہربان ہونگے وہ مسلمانوں

4. پر تیز ہونگے کافروں پر

5. جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں

6. اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کرینگے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں۔

یعنی جس کہ یہ خوبیاں مل گئیں۔تو وہ سمجھ لے کہ اُس پر یہ سب اللہ کا فضل ہے۔

یَّرْتَدَّ : یہ لفظ ردد سے ہے۔ Rejected۔ردد کر دیتا ہے۔تم میں سے جو کوئی دین سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ارتداد۔یعنی اسلام کے دائرے میں داخل ہو کر پھر نکل جانا۔(اس کی شرعی سزا قتل ہے)۔ بظاہر اسلام کا نام رہ جائے۔پہلے دِل مرتد ہوتا ہے پھر جسم مرتد ہوتا ہے۔

اللہ کے نبیؐ کی زندگی میں ہی پانچ لوگوں نے جھوٹی نبوت کے دعوے کیے تھے۔جن میں سے ایک کا نام مسیلمہ کذاب تھا۔

اس نے اللہ کے نبیؐ کے پاس آکر سب کچھ دیکھا اور پھر واپس جا کر ایک خط لکھا تھا۔جس میں لکھا کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ (نعوذباللہ) کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کو خط۔اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں اُس کے قاصد کو قتل کروا دیتا۔

اس مسیلمہ نے دین کو اپنی مرضی سے بدل دیا تھا۔ نمازیں معاف کر دیں۔ روزے بدل دیئے۔ لوگوں کو شراب کی اجازت دے دی۔ اور اپنی طرف سے رسول بن بیٹھا۔

لوگ اُس کے ساتھ جمع ہونے لگے۔ (ہمارے لئے کیا سبق ہے؟)

باطل والوں کو بھی ساتھی مل جاتے ہیں۔ یعنی حق اور باطل کی جنگ چلتی رہے گی۔ باطل دَب جاتا ہے لیکن ختم نہیں ہوتا۔ حق اور باطل کا مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔

شہرت کے چنگل میں نہ پھنسیں۔ شہرت کا حق سے کوئی تعلق نہیں۔ کئی باطل والے بھی شہرت پاسکتے ہیں۔ کبھی کسی کی طرف یہ دیکھ کر متاثر نہ ہوں کہ وہ تو بہت مشہور ہے۔

یہ مسیلمہ کذاب وحشیؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور اس کے مرتے ہی اس کے سارے پیروکار دوبارہ مسلمان ہوگئے۔ (یہ وہی وحشیؓ تھے جن کے ہاتھوں اُحد کے میدان میں حمزہؓ شہید ہوئے تھے۔ وحشی مسلمان ہوئے تو بہت رویا کرتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ یااللہ مجھ سے کوئی نیکی کا کام لے۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور اُن کے ہاتھوں یہ جھوٹا نبی مارا گیا)۔

پہلا فتنہ تو یہ تھا کہ کچھ لوگوں نے جھوٹی نبوّت کا دعوٰی کیا تھا۔

دوسرا فتنہ یہ اُٹھا کہ پانچ قبیلوں نے اللہ کے نبیؐ کی وفات کے بعد زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔

حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔

لوگوں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ اللہ کے نبیؐ وفات پا چکے ہیں۔ حالات تنگ ہیں۔

ایک فتنہ انکارِ زکوٰۃ بھی تھا، بعض قبائل جو نو مسلم تھے انہوں نے باقی تمام ارکان اسلام کو مانتے ہوئے زکوٰۃ کا انکار کر دیا، انہوں نے اس مقصد کے لئے مدینہ وفد بھیج کر خلیفۃ المسلمین سے مطالبہ بھی کیا کہ ان سے زکوٰۃ نہ لی جائے۔ آپؓ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا اکثر صحابہؓ کی رائے یہ تھی کہ فی الحال ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے بھی ان سے نرمی برتنے کا مشورہ دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: "خدا کی قسم! اگر یہ لوگ حضورؐ کے زمانے میں اونٹ کے ساتھ زکوٰۃ کے ساتھ رسی بھی دیتے تھے اور آج صرف رسی سے انکار کریں تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔ آپؓ نے یہ الفاظ نہایت ہی جوش اور ولولے کے ساتھ ادا فرمائے، حضرت عمرؓ نے آپؓ کی یہ باتیں سن کر فرمایا: "یہ کلام سن کر میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کے سینے کو جہاد کے لئے کھول دیا ہے۔ جب لشکرِ اسامہ واپس آ گیا تو آپؓ انہیں مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر عبس اور زبیان قبیلے کے مقابلے کے لئے روانہ ہو گئے اور ان قبائل کو شکست دے کر ان کی چراگاہیں مسلمان مجاہدین کے گھوڑوں کے لئے وقف کر دیں اور خود مدینہ میں واپس تشریف لے آئے۔ اس کاروائی کے بعد منکرینِ زکوٰۃ نے خود مدینہ حاضر ہو کر زکوٰۃ کی رقم بیت المال میں جمع کروائی"۔

"۔۔ تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر تیز ہونگے کافروں پر جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کرینگے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں۔۔"

کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ یہاں اس سے مُراد ابو بکرؓ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ”حضورﷺ کے وصال کے بعد ہم مسلمانوں کو ایسے حالات سے سابقہ پڑا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو ابو بکرؓ عطانہ کرتے تو ہم لوگ ہلاک ہو جاتے“۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت موسیٰ الاشعریؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ایسے لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے۔ جب کسی کے اندر اللہ کی محبت کی توانائی ہوتی ہے تو وہ بھاگ بھاگ کر دین کے کام کرتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”رسولﷺ خدا کا وصال ہوا اور میرے باپؓ پر ایسے مصائب و حوادث ٹوٹ پڑے کہ وہ حوادث بڑے بڑے مضبوط پہاڑوں پر پڑتے تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے“۔

لیڈر شپ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جو تو اس کو ایک ذمہ داری سمجھ کر لے گا وہ تو سکون سے نہیں بیٹھ سکے گا۔ مگر آج لوگ عیش کرنے کے لئے لیڈر شپ لیتے ہیں۔ خود کو مسلمان کہنا لیکن اسلام سے دُور رہنا۔

نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا آسان ہے۔ لیکن اسلام کے دینی تقاضے پورے کرنا مشکل ہے۔

خود کو اسلامی ملک کہنا آسان ہے لیکن اسلامی نظام نافذ کرنا مشکل کام ہے۔

صفّات پر غور کریں۔ "۔ جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی۔۔'

سب سے بڑی نعمت۔ اللہ اُن سے محبت کرے گا۔ ہر کام کرنے کے لئے انرجی چاہئیے ہوتی ہے۔ یہ انرجی انسان سے دین کے کام کرواتی ہے۔ اللہ کی محبت اور اللہ سے محبت۔ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اللہ جن سے محبت کرتا ہے اُن کو اپنے آپ سے محبت کرنا بھی سکھا دیتا ہے۔

یہ کیسے ہو گا؟ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ "۔۔ جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی۔۔'

ہم دعائیں مانگیں' اللّٰھُمّ ارۡزُقۡنِي حُبّكَ وَ حُبّ ما تُحِبّه" کہ یااللہ میں آپ کی محبت چاہتی ہوں۔

دوسرا طریقہ: اللہ کے نبیؐ سے اور اُس کی سنّتوں سے محبت کریں۔ اللہ کی اور اُس کے نبیؐ کی اطاعت کی جائے۔

العزیز کی محبت دوسروں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ نہ وہ انسانوں کی وجہ سے اچھے کام کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کی وجہ سے اچھے کام چھوڑ دیتے ہیں۔

وہ مومن لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ کی نظروں میں میرا کیا مقام ہے؟ وہ اللہ کی خاطر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جس کی زندگی میں اللہ کی محبت سب سے اوپر ہوتی ہے۔ وہ اُسی کو راضی کرنے میں لگ جاتا ہے۔ وہ دوسروں سے محبت کے طلب گار نہیں رہتے۔

اللہ کی محبت دُکھ نہیں دیتی۔ سُکھ۔ خوشی اور ابدی سکون دیتی ہے۔

پھر اگلی صفّت؛"۔"۔۔ مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر۔۔"

اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ: ذل ل۔ نرم۔ آسانی سے۔ مسلمانوں کے سامنے آسانی سے قابو میں آجاتے ہیں۔ جھگڑے نہیں کرتے۔ یہ اپنا سارا ٹیلنٹ اسلام کے لئے لگاتے ہیں۔ مسلمان کے لئے خیر خواہ۔

حدیث کا خلاصہ۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ میں اُس شخص کو جنّت میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے۔

اگلی صفّت: اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔۔ تیز ہونگے کافروں پر

یعنی سخت۔ قوی۔ کافروں سے ہمدردی تو رکھتے ہیں۔ اپنے عقائد پر کمپرومائز نہیں کرتے۔ دوسروں سے متاثر نہیں ہوتے۔ اُصولوں کے مضبوط۔ کافروں پر شدید اور اپنوں کے ساتھ نرم۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اگلی صفّت۔ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔۔۔ جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں

جہاد صرف تلوار پکڑنے کا نام نہیں ہے۔ اللہ کی راہ میں ہر کام کرنا جہاد ہے۔ اللہ کے دین کی برتری کرنے کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ کبھی قلم سے اور علم سے جہاد کرتے ہیں۔ کبھی دوسروں کی خیر خواہی کرکے۔ صرف عبادت کے نام پر مسجد میں نہیں بیٹھے رہتے۔ بلکہ دین کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگلی صفّت: وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کرینگے۔۔ "ل ئ م۔ مخالفت۔ ملامت۔ دو مختلف الفاظ ہیں۔

سب خوش تب ہونگے جب اُن کو اللہ کے حقوق بھی دے دیں۔ ہمارے اپنے چاہتے ہیں کہ صرف انہی کو راضی کریں۔ اللہ کو راضی ہونے کی فکر نہ کریں۔ ایموشنلی بلیک میل کرینگے۔ انسان کو گلٹی فیل کرنے لگتا ہے۔

اگر لوگوں نے کسی سے خوش ہونا ہوتا تو محمد رسول اللہ ﷺ سے راضی ہوتے۔ لیکن جب وہ دوسروں کو خوش نہ کرسکے تو ہم کہاں کرسکیں گے۔

ملامت؛

- اپنوں کی طرف سے آتی ہے۔گھر والے، ساتھی۔
- باتیں سناتے ہیں۔طعنے دیتے ہیں۔ڈھکی چھپی ہوتی ہے۔
- انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ میرے اپنے مجھے ایسا کہیں گے۔
- برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔چوٹ کی اُمید ہی نہیں تھی۔
- تمہیں کیا ہو گیا؟ کہاں سے یہ باتیں سُن کر آتی ہو؟ سب کچھ پیار سے کہتے ہیں لیکن باتیں سناتے ہیں۔سوچ لو پھر،
- مومن سب کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔
- اپنے ہی دُشمن بن جاتے ہیں۔

مخالفت؛

- دوسروں کی طرف سے آتی ہے۔
- تنقید کھلم کھلا ہوتی ہے۔
- انسان ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے۔
- سہنا کچھ آسان ہے۔
- نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔
- جب بھی دین کا کام کرینگے مخالفت ضرور ہو گی۔پہلے سے کام کرنے والے بھی آپ سے شائد ناراض ہو جائیں۔
- سب کو خوش نہیں کر پائیں گے۔

ابو جہل نے تو کعبہ کا خلاف پکڑ کر کہا تھا کہ یارَبّ جو حق پر ہے اُسے کامیاب کر دے۔یہ محمدؐ تو ہمارے گھروں کو خراب کر رہا ہے۔

جب ماں بچے چھوڑ کر نوکری کرنے جائے گی تو گھر والے خوش ہوتے ہیں۔جب ماں قرآن پڑھنے جائے گی تو پھر کہا جائے گا کہ تم گھر والوں کے حقوق پورے نہیں کر رہی۔

کیسے پتا چلے کہ میں حق پر ہوں؟ کیا میں سب کے حقوق پورے کر رہی ہوں؟

کچھ مرد نیک ہوتے ہیں تو بعض بیویاں بھی خاوند کو ٹکنے نہیں دیتیں۔کچھ بیویاں نیک ہوتی ہیں تو شوہر کہتے ہیں ہمیں ایسی شریف اور نیک بیوی پسند نہیں ہے۔

اگر آپ صلۂ رحمی کرتی ہیں۔ حقوق العباد پورے کر رہی ہیں تو آپ حق پر ہیں۔ پھر لوگوں کی فکر نہ کریں۔ پھر ملامت نہ سُنیں۔

حدیثؐ کا خلاصہ: اسلام ابتدا میں لوگوں کو اجنبی لگا۔ ایک وقت آئے گا کہ پھر اجنبی لگے گا۔

آپ کبھی کسی کی غیبت نہ کریں۔

کبھی اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش نہ کریں۔

ضرورت پڑے تو چپکے سے مدد کر دیں۔ نیکی اللہ کو دِکھا کر کریں۔ پھر وہ لوگوں سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

حساسیت چھوڑ دیں۔ خواہ مخواہ کی باتیں سوچ سوچ کر پریشان نہ ہوں۔ بھول جائیں اور اچھے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ اللہ کے آگے ہاتھ اُٹھالیں۔ دعائیں مانگیں۔

جس بندے کا دِل آپ نے اللہ کے حوالے کر دیا تو آپ پر سکون ہو جائیں گی۔ اللہ اُس کے دِل میں آپ کی محبت ڈال دے گا۔

اپنا محاسبہ کریں۔ اپنا جائزہ لیں۔ ہر وقت اپنی دینداری کا نام نہ لیتی رہیں۔ دوسروں کا خیال رکھیں۔
دوسروں کو عزّت دیں۔ بہترین اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ باتیں نہ سنائیں۔ لوگوں کے پردے رکھیں۔

کوئی بھی تحریک چلے تو یا مخالفت ملتی ہے یا ملامت۔ جب ہم اللہ کی رضا دیکھیں گے تو تو پھر کیا انعام ملے گا؟

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں۔۔"

اللہ کے راستے کے کام وہی کرینگے۔ جو دباؤ برداشت کر سکیں گے۔

حالات کی سختی برداشت کریں۔ صبر کریں۔ رات اندھیری ہو تو صبح ہونے والی ہوتی ہے۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۴﴾ اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

بعض اوقات ہم سوچ سکتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں تو بہت لوگ کام کرنے والے ہیں میری کیا ضرورت ہے۔ اللہ کو ہماری ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کے دین کی ہمیں ضرورت ہے۔

اللہ نے ابابیل بھیج کر کعبہ کی حفاظت کر لی۔ نمرود کو مچھر سے ہلاک کر دیا۔ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہمیں نیکیوں کی ضرورت ہے۔ اللہ ہمیں مواقع دے رہا ہے۔ اللہ کا دامن وسیع ہے۔ وہ ہمیں بھی جگہ دے گا۔ اللہ جاننے والا ہے۔ اُسے پتا ہے کون خلوص سے کوششیں کر رہا ہے۔ اللہ کو ہماری نیّت کا پتا ہے۔ اگر کسی قربانی کا موقع آئے تو خوشی سے دیں۔

اللہ نے اپنے دین کا تحفہ عربوں کو دے دیا۔ جب تک وہ خلوص سے کوشش کرتے رہے تو عروج پر رہے۔ جب لوگوں میں کمزوری آتی ہے تو حالات بدل جاتے ہیں۔

جب تک ہم دوسروں (یہود و نصاریٰ) کو متاثر کرنے کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ وہ تو ہم سے کبھی خوش نہیں ہونگے۔ صرف اللہ کو راضی کریں۔ باقی سب بھی راضی ہو جائینگے۔